14014-رمضان میں دن کو احتلام ہونا اور حدیث (الحلم من الشیطان) کا معنی

سوال

رمضان میں ایک دن فجر کے بعد سویا تو احتلام ہوا اور منی کا اخراج ہوگیا۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا اگر میں روزہ مکمل کروں تو اس دن کا روزہ قبول ہوگا باوجود اس کے جو کچھ ہوا میں اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا۔ ؟
دوسرا سوال : اس طرح کی خوابیں ابلیس کی طرف سے ہوتی ہیں لیکن وہ تو رمضان میں جکڑ دیا جاتا ہے (تو مجھے رمضان میں احتلام کیسے ہوا)؟

پسندیدہ جواب

رمضان میں دن کو احتلام ہونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جو کہ انسان کی طاقت وقدرت سے باہر ہے اور وہ اسے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اللہ تعالی کسی بھی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا}.

اگر کسی کو احتلام ہوجائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ اس کے اختیار سے باہر ہے ، یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ وہ سویا ہوا ہو اور اس کے حلق میں کوئی چیز چلی جائے ۔

دیکھیں مغنی ابن قدامۃ جلد نمبر۔ (3) صفحہ نمبر۔ (22)

مستقل فتوی اور اسلامی ریسرچ کمیٹی سے ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا جسے رمضان میں دن کو احتلام ہوجائے تو اس کا کیا حکم ہے ؟ تو اس کا جواب تھا :

جسے روزے کی حالت میں یا پھر حج اور عمرہ کے لئے احرام کی حالت میں احتلام ہوجائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور نہ ہی اس کے روزے پر کوئی اثر ہے اگر منی کا خروج ہوا ہو تو اس پر غسل جنابت لازمی ہے ۔

فتوی اللجنۃ الدائمۃ جلد نمبر۔ (10) صفحہ نمبر۔ (274)

اور احتلام یہ ہے کہ نیند میں ہم بستری کی خواب دیکھنا ۔

یہ ایک فطری چیز ہے ، اللہ تعالی نے مرد وعورت کی فطرت میں یہ رکھا ہے ، اسی لئے ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

ابو طلحہ رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی ام سلیم رضی اللہ تعالی عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (بیشک اللہ تعالی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا اگر عورت کو احتلام ہوجائے تو کیا عورت پر غسل واجب ہے ؟ تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں اگر وہ پانی دیکھے تو)

صحیح بخاری باب الغسل حدیث نمبر۔ (373) صحیح مسلم الحیض حدیث نمبر۔ (471)

تو احتلام سے مراد وہ جماع کا تصور ہے جو کہ سویا ہوا شخص دیکھتا ہے ۔

اوروہ حدیث جسے ابوسلمہ ابوقتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کرتے ہیں جس میں ہے کہ : ابوقتادۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اچھی خوابیں اللہ تعالی کی طرف سے ہیں اور غلط قسم کی خوابیں شیطان کی طرف سے ہیں اگر تم میں سے کوئی ایسی خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو وہ شیطان سے اللہ تعالی کی پناہ میں آئے اور اپنی بائیں جانب تھوکے تو اسے وہ کوئی ضرر نہیں دے سکے گا) صحیح بخاری التعبیر حدیث نمبر ۔ (6488) صحیح مسلم الرؤیاء حدیث نمبر ۔ (4196)

اس حدیث سے یہ مقصود نہیں کہ شیطان نے یہ کام کیا ہے اور وہ اس کا سبب ہے ۔

اور یہ کہ سرکش قسم کے جن رمضان میں جکڑ دیئے جاتے ہیں اس کا معنی یہ نہیں کہ شیطان وسوسے ڈالنے اور برائی کروانے سے رک جاتے ہیں بلکہ اس کا معنی یہ ہے کہ دوسرے مہینوں کی نسبت رمضان میں اس کے اندر کمی واقع ہوجاتی ہے ، اور یہ واقعتا ہے اور اسکا مشاہدہ اور احساس بھی ہوتا ہے ۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا کہنا ہے کہ :

حکم یعنی غلط خوابوں کی شیطان کی طرف اضافت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جھوٹ اور ڈرانے وغیرہ کی صفت شیطان کے مناسب ہے بخلاف سچی خوابوں کے اس کی اضافت اللہ تعالی کی طرف کی گئی ہے جو کہ شرف وعزت کی اضافت ہے اگرچہ یہ سب اللہ تعالی کی مخلوق اور تقدیر ہے ۔ اھ

دیکھیں فتح الباری جلد نمبر ۔ (12) صفحہ نمبر ۔ (393)

واللہ اعلم.